میرا جی

(حالاتِ زندگی)

میرا جی کا اصل نام محمد ثناء اللہ ڈار تھا۔ مگر وہ اپنے ادبی نام اور تخلص میرا جی سے ہی ادبی حلقوں میں متعارف و مشہور ہوئے۔ وہ ۱۹۱۲ء میں لاہور میں پیدا ہوئے۔ اُن کے والد منشی مہتاب الدین ریلوے انجینئر تھے اور اس ملازمت کی بہ دولت اُنہیں اکثر مختلف ریلوے اسٹیشنوں پر رہنے کا اتفاق ہوتا تھا۔ لہٰذا اِسی وجہ سے میرا جی کی تعلیم و تربیت بھی مختلف اوقات میں مختلف مقامات پر ہوئی۔

سات سال کی عمر میں قصبہ ماحول (گجرات کاٹھیاواڑ) کے سکول میں داخل کیے گئے مگر جلد ہی انہیں بوستان (بلوچستان) اور سکھر جانا پڑا۔ اور پھر لاہور جا کر میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ انٹر میں داخلہ لیا مگر تعلیم مکمل نہ کر سکے۔

دورانِ طالب علمی کتب بینی کا شوق جاری رہا۔ مولانا صلاح الدین نے اُن کی ادبی صلاحیتوں سے متاثر ہو کر انہیں نائب مدیر بنا لیا۔ چار سال تک میرا جی ادبی دنیا سے منسلک رہے۔ اور یہ چار سال ادبی دنیا میں فنی فروغ کے چار بہترین سال تھے مابعد ادبی دنیا سے قطع تعلق کر کے آل انڈیا ریڈیو دہلی میں ملازم ہوئے، ریڈیو کے مسودات لکھنے میں اُنہوں نے کافی مہارت حاصل کر لی، اور حسب ضرورت بے تکلف لکھ لیتے تھے۔ گیت بھی اُنہوں نے ریڈیو ہی میں جا کر لکھے۔ اور اتنے گیت لکھے کہ اُنکا مجموعہ ''گیت ہی گیت'' کے نام سے شائع ہوا۔

چند سال دہلی میں گزارنے کے بعد وہ بمبئی چلے گئے۔ جہاں کچھ دنوں ایک ادبی رسالہ ''خیال'' نکالا۔

میرا جی علم عروض سے بہ خوبی واقف اور جملہ اصنافِ شعر پر حاوی ہیں۔ بالخصوص اُن کی غزلیں ستھری اور گیت نہایت مترنم اور میٹھے ہیں۔ وہ حسن کا شعور بہ خوبی رکھتے ہیں۔ گیتوں کے ساتھ ساتھ میرا جی جس صنف میں روایت کے بہت قریب رہے ہیں وہ غزل ہے۔ اُن کی سبھی غزلیں کلاسیکی روایتی ہیئت میں ہیں۔ اور ان میں میرؔ کی سی سادگی ہے۔

آزاد نظم کے علاوہ دیگر اصناف میں میرا جی کا اسلوب بڑی حد تک روایتی اور دل کش ہے۔ اُنہوں نے صحیح زبان استعمال کی ہے۔ چوں کہ وہ ہندی زبان کی سرشت سے بہ خوبی واقف تھے اس لیے اُنہیں ہندی کے نہایت موزوں بلکہ رسیلے الفاظ کے استعمال پر بڑی قدرت حاصل تھی۔ جو اُن کی غزلوں بالخصوص گیتوں میں ترنم و نغمگی اور سوز و گداز جیسی خوش آئند خوبیوں کی صورت میں جلوہ گر ہوتے ہیں۔ میرا جی کا انتقال ۱۹۴۹ء میں بمبئی کے ایک ہسپتال میں ہوا۔

دُکھ کی کروٹ

(میراجی)

مقاصدِ تدریس

۱۔ طلبہ کو میراجی، کی شاعری سے متعارف کروانا۔
۲۔ میراجی کا شاعرانہ اُسلوب بتانا۔
۳۔ اُردو نظمیہ شاعری میں میراجی کے مقام سے آگاہ کرنا۔
۴۔ طلبہ میں شعر فہمی اور تشریح کی صلاحیت پیدا کرنا۔

خاص الفاظ و تراکیب: سپنے ۔ درشن ۔ گیسو کی سیاہی ۔ آکاش ۔ رُجھانے ۔ ڈالی ڈالی ۔ بھانپ گئی ۔ مورت
دھرتی ۔ پریم

آج ہوئے سپنے میں درشن، آج تو میری تباہی ہے
چاند کا نور بھی آج نگاہوں میں گیسو کی سیاہی ہے

بھیگی رات میں آنکھ کھلی ہے، کیسا چُپ کا جادو ہے
لو، آکاش پہ تارا ٹوٹا، تارا ہے یا آنسو ہے؟

مَیں ہوں، اور نہیں ہے کوئی، کوئی نہیں! تنہائی ہے
رات دُلہن بن کر پھر کس کے دِل کو رُجھانے آئی ہے

نیند کی گود میں کھویا ہوا تھا، کس نے مجھے بے چین کیا؟
کِس نے مجھے بے چین کیا؟ ٹھہرو، یہ کِس کا نام لیا

رات میں نام کی گونج سُنی، تو ڈالی ڈالی کانپ گئی
اور ہوا بھی میرے دل کی بے چینی کو بھانپ گئی

سوئی لہریں جاگ کے اُٹھیں اِک طوفان کی صورت میں
کالے کالے بادل کھوئے اُجلے چاند کی مورت میں

چاند نے رُوپ چُھپایا اندھیرا جُھوم کے آیا دھرتی پر
نورانی آکاش سیاہی لے کر چھایا دھرتی پر
دھرتی کچھ بھی نہ بولی میرے دِل کی صورت ڈول گئی
اپنی مجبوری سے پریم کے بھید مجھ پر کھول گئی
پریم کا بھید کُھلا تو بادل چھٹ کے دُور ہوئے، بھاگے
چاند نے اپنا رُوپ دِکھایا ننھے تارے بھی جاگے
چاند کا نور بھی اب تو مگر مجھ کو گیسُو کی سیاہی ہے
آج ہوئے سپنے میں درشن، آج تو میری تباہی ہے

(کلیاتِ میراجی)

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

الف) نظم ''دُکھ کی کروٹ'' میں شاعر بے چین کیوں نظر آتا ہے؟

ب) شاعر پر پریم کا بھید کیوں کر کھلا؟

ج) نظم میں استعمال کیے گئے تشبیہات اور استعارات کی نشاندہی کریں؟

د) شاعر کا گیسُو کی سیاہی، سے کیا مراد ہے؟

۲۔ نظم ''دُکھ کی کروٹ'' کے حوالے سے دُرست جواب کا انتخاب کریں۔

الف) نظم ''دُکھ کی کروٹ'' کے دوسرے شعر میں شاعر استعمال کرتا ہے۔

i) کنایہ　　ii) استعارہ
iii) تشبیہ　　iv) تلمیح

ب) نظم ''دُکھ کی کروٹ'' ہیئت میں لکھی گئی ہے۔

i) رُباعی کی　　ii) مثنوی کی
iii) مخمس کی　　iv) مسدس کی

ج) نظم ''دُکھ کی کروٹ'' رجحان کے لحاظ سے ایک نظم ہے۔

i) مزاحیہ ii) طنزیہ

iii) رومانوی iv) اخلاقی

د) نظم ''دُکھ کی کروٹ'' میں شاعر ذکر کرتا ہے۔

i) اپنی قسمت کا ii) اپنی پریشانی کا

iii) اپنی ناکامی کا iv) اپنے خواب کا

ہ) ''دُکھ کی کروٹ'' ایک نظم ہے۔

i) نثری ii) آزاد

iii) معریٰ iv) پابند

۳۔ نظم ''دُکھ کی کروٹ'' کے مطابق دُرست الفاظ سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف) نیند کی گود میں کھویا ہوا تھا کس نے مجھے .... کیا؟ (بے چین، پریشان، بے غم)

ب) رات میں نام کی گونج سُنی تو ڈالی ڈالی.......... گئی (جاگ، کانپ، بھانپ)

ج) نورانی آکاش سیاہی لے کر چھایا.......... پر (زمین، دھرتی، آسمان)

د) اپنی مجبوری سے پریم کے بھید مجھ پر .... گئی (کھول، افشاں، چھا)

ہ) سوئی لہریں جاگ کے اُٹھیں اک .... کی صورت میں (طوفان، سیلاب، دریا)

۴۔ نظم ''دُکھ کی کروٹ'' کے مطابق درج ذیل اشعار مکمل کریں۔

الف) میں ہوں اور نہیں ہے کوئی، کوئی نہیں انتہائی ہے

....

ب) ....

اور ہوا بھی میرے دل کی بے چینی کو بھانپ گئی

ج) چاند نے رُوپ چھپایا اندھیرا جھوم کے آیا دھرتی پر

....

د) پریم کا بھید کھلا تو بادل چھٹ کے دُور ہوئے، بھاگے

....

ہ) ....

آج ہوئے سپنے میں درشن، آج تو میری تباہی ہے

۵۔ نظم ''دُکھ کی کروٹ'' کا مرکزی خیال بیان کریں۔

۶۔ نظم میں شاعر اپنے بارے میں جن خیالات کا اظہار کرتا ہے اُنھیں اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

۷۔ نظم میں شاعر نے جس طرح کی منظر کشی کی ہے اُسے مختصر بیان کریں۔

۸۔ نظم کے آخری چھ اشعار کی تشریح کریں۔

سرگرمیاں

۱۔ اساتذہ کرام طلبہ سے شعری و ادبی مضمون، انداز بیان میں تراکیب کو سمجھ کر اور مرکبات کو عملاً استعمال کروائیں۔

۲۔ بنیادی اسالیب بیان کروائیں۔

۳۔ کمرۂ جماعت میں میرا جی کی چند نظمیں سنوائی جائیں۔

اشاراتِ سبق

۱۔ طلبہ کو میرا جی کی شاعری سے متعارف کروائیں۔

۲۔ میرا جی کا اسلوب بتائیں۔

۳۔ طلبہ کو شعر فہمی اور تشریح کرنے کا طریقہ بتائیں۔

۴۔ اُردو نظم نگاری میں میرا جی کے مقام سے آگاہ کریں۔